حامد میر

مسز پوجا کا مشورہ

ہندوستان میں پاکستان کے خلاف سب سے زیادہ فلمیں بنانے والے جیوتی پرکاش دتا کے ساتھ نئی دہلی کے ایک ہوٹل میں گفتگو کے بعد یہ خاکسار کافی شاپ کے ایک کونے میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ جس ملک میں پاکستان کے خلاف فلمیں بنانے والوں کو سونے میں تولا جائے‘ اس ملک کی پاکستان کے ساتھ دوستی کیسے ممکن ہوگی؟ کافی کے دو کپ پینے کے بعد میں اٹھنے ہی والا تھا کہ ساڑھی میں ملبوس ایک معمر خاتون میرے ساتھ آ بیٹھیں اور بڑی بے تکلفی سے پوچھا کہ کل رات نئی دہلی ٹیلی ویژن پر برکھا دت کے پروگرام میں اجے ساہنی کے ساتھ تم ہی الجھ رہے تھے ناں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو خاتون نے کہا کہ پہلی دفعہ ہم نے کسی انڈین ٹیوی چینل پر یہ سنا کہ کشمیریوں نے بندوق اس لیے اٹھائی کہ 1987ء کے الیکشن میں ان کے ووٹ چرا لیے گئے تھے۔ خاتون نے فوراً ہی سوال کیا کہ کیا ہندوستان کے خلاف بندوق اٹھانے والے کشمیریوں کو تم بھی دہشت گرد سمجھتے ہو؟ تمہارے ملک میں بھی تو ہندوستان سے نفرت کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن ہو رہے ہیں ناں؟ میں نے جواب دینے کی بجائے خاتون سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ سوال سن کر وہ چند لمحے خاموش رہیں‘ انہوں نے آس پاس دیکھا اور تسلی کی کہ کوئی دوسرا انہیں نہیں سن رہا اور پھر بولیں کہ میرے سفید بالوں سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ میں ستر سال سے اوپر کی ہوں‘ چھپن سال پہلے ”زرینہ“ تھی اور آج ”پوجا“ ہوں۔ مسز پوجا چوہان میرا پورا نام ہے۔ اس سے پہلے کہ میں اگلا سوال کرتا‘ انہوں نے بتایا کہ 1947ء میں وہ جموں میں رہتی تھیں اور ان کا تعلق ایک مسلم گھرانے سے تھا‘ ایک دن ابا جی گھبرائے ہوئے گھر آئے اور ماں سے کہا کہ کل ہم سب کو لاری پر بیٹھ کر پاکستان جانا ہے‘ اس لیے سامان باندھ لو۔ ساری رات ہم نے سامان باندھا اور اگلی صبح جموں کے ایک بڑے میدان میں اکٹھے ہو گئے‘ تھوڑی دیر بعد ہمیں لاریوں پر سوار کرایا گیا لیکن جیسے ہی لاریاں شہر سے باہر نکلیں تو حملہ ہو گیا ‘ مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ میرے ابا جی کو ایک سکھ نے برچھی ماری‘ ماموں نے انہیں بچانا چاہا تو ماموں کے سر پر کلہاڑا مارا گیا‘ ماموں پر میری ماں گر گئی تو اس کے سینے میں بھی برچھی اتر گئی‘ میں نے اپنے تین سال کے بھائی کو گود میں اٹھا رکھا تھا‘ میں اسے اٹھا کر بھاگی تو تھوڑی دور جا کر گر گئی پھر مجھے ہوش اس وقت آیا جب میں ایک کیمپ میں پڑی تھی اور میرا سر پٹیوں میں لپٹا ہوا تھا۔ ایک ڈوگرا فوجی مجھے اودھم پور لایا اور ایک ہندو تاجر کے پاس مجھے چار سو روپے میں فروخت کیا۔ کچھ عرصہ میں نے اس کے گھر میں کام کیا‘ پھر ایک دن اس کی بیوی مجھے دہلی لے آئی اور کہا کہ تمہارا بیاہ میرے بھائی سے ہونے والا ہے۔ اس کے بھائی کے دو بچے تھے اور اس کی بھابی بیمار ہو کر مر چکی تھی۔ پندرہ سال کی عمر میں مجھے دو بچوں کے باپ کے سپرد کر دیا گیا اور جس دن پنڈت نے ہمارے پھیرے لگوائے‘ اس صبح مجھے کہا گیا کہ آج سے تم ”زرینہ“ نہیں بلکہ ”پوجا“ ہو‘ پھر میں نے پوجا بن کر اپنے شوہر اور اس کے دو بچوں کی خدمت کی اور مجھ سے تین بچوں نے جنم لیا‘ تینوں ہندو ہیں۔ خاتون نے بتایا کہ بیس برس پہلے ان کے شوہر فوت ہو گئے تھے‘ بچوں کی شادیاں ہو چکیں اور اب وہ دہلی میں اپنی بیوہ بیٹی کے ساتھ رہتی ہیں۔

مسز پوجا کہہ رہی تھیں کہ 1947ء میں جموں اور کٹھوعہ سے ایک زرینہ نہیں بلکہ سینکڑوں مسلمان لڑکیاں اغوا ہوئیں جنہیں بعد میں ہندو اور سکھ بنایا گیا‘ کچھ کو وہ جانتی بھی تھیں اور کچھ اگلے جہان کو سدھار چکیں لیکن انہوں نے ”صالحہ“ کا خاص طور پر ذکر کیا۔ صالحہ کے خاندان نے پونچھ کے ایک نواحی گاؤں میں 1965ء کے آپریشن جبرالٹر کے دوران پاکستانی کمانڈوز کی میزبانی کی تھی۔ ان کمانڈوز نے گاؤں کی مسجد پر پاکستان کا جھنڈا لگایا اور گاؤں والوں سے کہا کہ اب وہ واپس نہیں جائیں گے لیکن سیز فائر کے بعد کمانڈوز واپس چلے

گئے۔صالحہ کے باپ کو انڈین آرمی نے گرفتار کرلیا۔چند دن کے بعد اس کی ماں کو گرفتار کرکے اس کے ہاتھ جلائے گئے کیونکہ ان ہاتھوں سے اس نے پاکستانیوں کے لیے روٹیاں پکائی تھیں اور جب صالحہ اپنی ماں کو دیکھنے آرمی کیمپ گئی تو اسے ایک حوالدار نے اغوا کرلیا۔صالحہ کو گورداسپور لایا گیا اور زبردستی ہندو بنا کر حوالدار نے اس کے ساتھ شادی کرلی۔یہ حوالدار اسے دہلی لایا اور یہیں صالحہ کی ملاقات مسز پوجا سے ہوئی۔خاتون بتارہی تھی کہ جب کبھی اذان کی آواز آتی تو صالحہ رونے لگتی اور پوچھتی کہ پاکستانیوں نے مسجد میں ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہم سے بے وفائی نہیں کریں گے پھر وہ ہمیں چھوڑ کر کیوں چلے گئے؟ مسز پوجا کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہ ہوتا۔ایک دن صالحہ کے ہندو خاوند نے بیوی کو چھپ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا اور موقع پر ہی اسے قتل کردیا۔خاتون نے سرگوشی کے انداز میں کہا کہ اذان کی آواز سن کر مجھے بھی کچھ ہوتا ہے لیکن میں نماز بھول چکی ہوں۔البتہ کسی کو نماز پڑھتے دیکھ کر مجھے بڑا سکون ملتا ہے‘ اب میں اپنا وقت پورا کرچکی ہوں ‘اس لیے تمہارے ساتھ یہ باتیں کرتے ہوئے مجھے خوف نہیں آرہا لیکن میں نے یہ باتیں اس لیے شروع کی ہیں کہ پاکستان کی وجہ سے میں تباہ ہوئی‘ پاکستان کی وجہ سے صالحہ تباہ ہوئی لیکن پھر بھی ہم پاکستان کا بھلا چاہتے ہیں اور تمہارا بھلا اسی میں ہے کہ کبھی ہماری ہندو اولاد پر بھروسہ نہ کرنا‘ انہیں جب موقع ملا تمہیں کھا جائیں گے۔

گفتگو جاری رکھنے کے لیے میں نے کہا کہ ہم نے بھروسہ نہ کیا تو دوستی نہیں ہوگی‘ دوستی نہیں ہوگی تو معاملہ خراب رہے گا۔کیا آپ چاہتی ہیں کہ دشمنی قائم رہے؟ یہ سن کر خاتون غصے میں آگئیں اور کوسنے کے انداز میں کہنے لگیں کہ ’’تم پاکستانیوں کی سمجھ نہیں آتی کہ تم کیا چاہتے ہو‘ دوستی چاہتے ہو یا دشمنی؟ تمہارے ملک میں ہندوستان کی نفرت میں بندوق اٹھانے والوں کو پکڑ لیا جاتا ہے‘ انتہا پسند کہا جاتا ہے اور ہندوستان سے دوستی کی بات کرنے والوں کو غدار کا خطاب ملتا ہے‘ یہ کیا پالیسی ہے؟ ذرا مجھے بھی تو سمجھاؤ؟‘‘ ایک عام سی خاتون نے بڑا مشکل سوال کردیا تھا‘ مجھے پریشان دیکھ کر اس خاتون نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کپکپاتے ہونٹوں سے کہنے لگیں کہ میری بیٹی اس کافی شاپ کی منیجر ہے‘ شام کو وقت گزارنے کے لیے کبھی کبھی یہاں آتی ہوں اور کئی پاکستانیوں سے یہاں مل چکی ہوں‘ مجھے پریشانی اس بات کی ہے کہ تم پاکستانی یہاں جس دوستی اور محبت کو ڈھونڈنے آتے ہو‘ وہ تمہیں مل تو سکتی ہے لیکن اس کی قیمت یہ ہے کہ کشمیر کو بھول جاؤ‘ غیرت کو چھوڑ دو لیکن بیٹا! تم نے بے غیرتی کی تو اوپر والا تمہیں نہیں چھوڑے گا‘ تمہیں صالحہ کی آہ لگے گی۔میں جنگ نہیں چاہتی‘ کشمیر کا مسئلہ تم امن سے حل کرو لیکن ہندوستان سے نظریں جھکا کر بات کرو گے تو وہ تمہاری گردن نہیں چھوڑے گا۔اس لیے نظریں اٹھا کر بات کرو اور کسی دھوکے میں نہ آنا۔

معمر خاتون پرنم آنکھوں کے ساتھ رخصت ہوگئیں۔اگلے دن میں نے بھارتی وزیر خارجہ یشونت سنہا سے ’’جیو‘‘ کے لیے انٹرویو لیا۔موصوف نے فرمایا کہ کشمیر کوئی مسئلہ نہیں ہے‘ مسئلہ ہے تو آزاد کشمیر پر پاکستان کا قبضہ ایک مسئلہ ہے(1)۔انہوں نے کشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادوں کو تسلیم کرنے سے بھی انکار کردیا۔ان کے فرمودات کے جواب میں حکومت پاکستان نے لائن آف کنٹرول پر سیز فائر کا اعلان کردیا۔ہندوستان نے کہا کہ سیاچن پر بھی سیز فائر کرو‘ پاکستان نے سیاچن پر بھی سیز فائر کردیا جس کے بعد یشونت سنہا فرماتے ہیں کہ مشرف‘ واجپائی ملاقات کے امکانات پیدا ہوگئے ہیں۔ملاقات ضرور کیجیے لیکن کل کی زرینہ اور آج کی مسز پوجا کا مشورہ نہ بھولئے جس نے بار بار کہا کہ میری اولاد سے دھوکہ مت کھانا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا۔ (مطبوعہ ’’جنگ‘‘)

---

(1) حال ہی میں جنرل پرویز نے اپنے ایک انٹرویو میں کشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادوں پر اصرار نہ کرنے اور اس حوالے سے پاکستان کے دیرینہ موقف کو ترک کرنے کا عندیہ بھی دے دیا ہے۔ (مدیر)